Presented by: Rana Jabir Abbas

١٣
کس طرح کا وہ زہر ہلاہل تھا آہ آہ — مردہ ہی اترا زین سے شیعوں کا بادشاہ
ہوں گی بتولؑ سامنے عادل کے دادخواہ — انصاف اس کا حشر میں ہوگا خدا گواہ
بیشک یہ قول مانیگا جو حق شناس ہے
اب تک وہ زین مہدیؑ ہادیؑ کے پاس ہے

١٤
باقرؑ کے واسطے مرض الموت تھا وہی — ایذائے سخت کل کے مددگار نے سہی
طاقت نہ اٹھنے کی شہ ذیجاہ میں رہی — بخشا پسر کو آپ نے زور ید اللّٰہی
صدمہ عجیب تھا جعفرؑ صادقؑ کی جاں پر
جاری وصیتیں ہوئیں جس دم زباں پر

١٥
کہنے لگے پسر سے امام فلک وقار — ہاں پارۂ جگر مرے شیعوں سے ہشیار
تعلیم ایسی چاہیئے اے میرے یادگار — محتاج ہوں مسائل دیں کے نہ زینہار
بولا پسر کہ دوں گا سبق رات دن حضور
ایسا ہی میں کروں گا رہیں مطمئن حضور

١٦
رونے لگا پسر جو سنا یہ کلام یاس — شہ نے کہا خدا ہو نگہبان نہ ہو اداس
رکھا ہوا ہے جو مرے احرام کا لباس — دینا کفن تم اس سے مجھے میرے حق شناس
نہلانا اپنے ہاتھ سے اے مہ جبیں ہمیں
پڑھ کر نماز قبر میں رکھنا تمہیں ہمیں

١٧
بیٹے نے عرض کی یہ فدا حکم شاہ پر — اب تو حضور چاق مجھے آتے ہیں نظر
ہے خیریت عیاں نہیں کچھ موت کا اثر — شہ نے کہا صدا کوئی سنتے ہو اے پسر
مجھ کو بلانے عابدؑ بیمار آئے ہیں
بیٹا تمہارے جد پس دیوار آئے ہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

آواز دے رہا ہے جگر گوشۂ حسینؑ | آجلد باغِ خلد میں اے میرے نورِ عین
یہ کہتے کہتے چپ ہوئے سلطانِ مشرقین | ۱۸ | لختِ جگر نے آہ کی آیا دلِ کو چین

دیکھا کہ حال غیر ہے شاہ انام کا
قبلہ کی سمت کر دیا چہرہ امام کا

کرتے تھے شور اہل حرم وا محمدا | صدمے سے حال جعفرؑ صادق کا تھا تباہ
غسل و کفن کے بعد جنازہ اٹھا یہ آہ | ۱۹ | اصحاب ننگے سر ہوئے جس دم پڑی نگاہ

تابوت لائے تربتِ سجادؑ کے قریب
مغموم کا گزر ہوا ناشاد کے قریب

ہاں سوگوار وآہ و فغاں کا ہے یہ مقام | تکبیریں پانچ کہہ چکا باقرؑ کا لالہ فام
لو مومنو نمازِ جنازہ ہوئی تمام | ۲۰ | مدفون امامِ عصر نے کی میّت امام

پایا بچھونا خاک کا خالق کے نور نے
دیوارِ قبر پر کیا تکیہ حضور نے

مٹی خدا پرستوں نے دی بن گیا مزار | تھا سینۂ زمیں میں نیا داغ آشکار
جس طرح آج روتے ہیں مولا کے سوگوار | ۲۱ | اُس دن اسی طرح سے تھے سب اشکبار

غل تھا جہاں سے شیعوں کا فریادرس گیا
گھر ایک اور شہرِ خموشاں میں بس گیا

مجلس در شہادت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام!

سر پیٹو آج موسیٰ جعفرؑ ہوا شہید | ابن علیؑ و ابن پیمبرؐ ہوا شہید
غربت میں آہ کاظمِ بے پر ہوا شہید | ۱ | لو مومنو کہ ساتواں رہبر ہوا شہید

پلوا کے زہر بادشہ خاص و عام کو
ہارون رشید نے مارا امام کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کس طرح سے بیان کروں ظلمِ اہلِ کیں — افسوس پیٹ بھر کبھی کھانا ملا نہیں
فاقہ پہ فاقہ کرتا تھا احمدؐ کا جانشیں — ۲ — زنداں میں چودہ سال تھے محبوسِ شاہِ دیں
طاقت نہ تھی ذرا بھی قعود و قیام کی
حالت یہ تھی امام علیہ السلام کی

دی اُمتِ نبیؐ کو نہ حضرت نے بد دعا — ہر وقت شہ کے لب پہ رہا شکرِ کبریا
سندی کے تازیانوں کی ہر روز تھی جفا — ۳ — بہتا تھا خون جسم سے روحی لہ الفدا
ایذائے قید ایسی کسی نے سہی نہیں
بیداد اس طرح کی کسی پہ ہوئی نہیں

القصہ زہر آپ کو انگور میں دیا — جس سے جنابِ موسیٰ کاظمؑ کی قضا
بعضوں نے لکھا ہے یہ شہادت کا ماجرا — ۴ — پگھلا کے شیشہ آپ کو جبراً پلا دیا
کیسے کہوں کہ حال ہوا کیا امام کا
جل کر ہوا کباب کلیجا امام کا

غل پڑ گیا کہ موسیٰ کاظمؑ نے کی قضا — لاشہ کو لا کے جسر پہ اعدا نے رکھ دیا
اور چہرۂ امام سے کپڑا ہٹا دیا — ۵ — دو روز یوں ہی لاش کا چہرہ کھلا رہا
تھی لاش بے کفن شہِ عالی مقام کی
توقیر تھی یہ آلِ رسولِ انام کی

نزدیک بھائی تھا نہ پسر تھا نہ بھانجا — تنہائی میں یہ ظلم و ستم وامصیبتا
دو روز تک تو جسر پر لاشہ پڑا رہا — ۶ — میت پہ رونے والا بھی ہے ہے کوئی نہ تھا
صدمے اٹھا کے ہائے جہاں سے گزر گئے
غربت میں آہ کاظمؑ ذیشان مر گئے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شیعہ نثار آپکی غربت کے یا امام | غربت میں تم شہید ہوئے اے شہ انام
۷ بے جرم مارا آپ کو یا شاہِ خاص و عام | ہارون نے حیف کر دیا کام آپکا تمام
خوفِ خدا نہ خوفِ رسولؐ خدا کیا
شمعِ حیات آپ کی ظالم بجھا دیا

راہِ خدا میں حضرتِ کاظمؑ فدا ہوئے | اور غم میں مبتلا حرمِ مصطفےٰؐ ہوئے
۸ ظلم و ستم امام پہ حد سے سوا ہوئے | وا حسرتا یتیم امامِ رضاؑ ہوئے
شیعوں کے سر سے اٹھ گیا سایہ امام کا
ہے جسر پہ پڑا ہوا لاشہ امام کا

قتل تماشہ دیکھتے ہیں سارے مرد و زن | ہے زیرِ آفتاب امامِ ہدا کا تن
۹ ہارون کا بھائی لاش پہ آیا بصد محن | حضرت کو اپنے گھر سے دیا قیمتی کفن
کاظمؑ کے پاس بھیجا خدا نے فدائی کو
لیکن کفن ملا نہ شہ کربلائی کو

سجاد تو نے خوب لکھا ہے مرثیہ | برپا ہے اہلِ بزم میں اک محشر بکا ۱۰
رو رو کے کر یہ خالقِ علام سے دعا | پہنچا دے جلد روضۂ کاظمؑ پہ کبریا
سب مومنوں کے واسطے جا کر دعا کروں
رو رو کے قبرِ پاک پہ یہ مرثیہ پڑھوں

مجلس در شہادت امام علی رضا علیہ السلام

۱ راضی رضاؑ تھے مرضیِ پروردگار پر | مجبور دل کو رکھتے تھے کس اختیار پر
دیتے تھے جان جادۂ صبر و قرار پر | چلتے تھے مسلکِ پدرِ نامدار پر
تھا حلم کاظمیؑ شہِ عالی جناب میں
دل میں جو روشنی تھی نہیں آفتاب میں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

صابر لقب تھا آپکا فاضل بھی تھا خطاب — مشہور ابوالحسنؑ بھی تھے مانند بوتراب
خاصانِ حق کی آنکھوں کے تارے فلک جناب — مکّے کے ماہتاب مدینے کے آفتاب ۲
تھے ورثہ دارِ طالع بیدارِ پنجتنؑ
روشن ضمیر مطلعِ انوارِ پنجتنؑ

شہرہ ہوا امامِ دو عالم کا شہر شہر — کہتے تھے سب یہ پھول ہے سرتاج باغِ دہر
امرت ہے اس کا عشق عداوت ہے اسکی زہر — سیّد کے دشمنوں پہ ہو نازل خدا کا قہر ۳
دولت یہ ہے رسولؐ کی نعمت خدا کی ہے
نامِ خدا یہی تو صفت اولیا کی ہے

جو صاحبِ یقیں تھے بڑھا ان کا اعتقاد — حضرت سے خار کھانے لگے بانی فساد
رکھتے تھے خاندانِ رسالت سے جو عناد — اُن حاسدوں کے دل کی کدورت ہوئی زیاد ۴
کہتے تھے اُن کے واسطے جاہ و حشم کہاں
آلِ نبیؐ نے کی جو حکومت تو ہم کہاں

مامون شاہِ دیں کا بظاہر تھا قدرداں — باطن میں بغض رکھتا تھا حضرت سے بدگماں
اس کا سبب یہ تھا کہ شہنشاہِ انس و جاں — لاتے نہ تھے کلامِ خوشامد کا درمیاں ۵
ہرگز نہ امر و نہی میں وسواس کرتے تھے
حق بات کہنے میں نہ کبھی پاس کرتے تھے

اک روز آئے ملنے کو سلطانِ بحر و بر — دیکھا عجیب شان سے بیٹھا ہے بے خبر
خادم گھڑا پانی ڈالتا ہے اُس کے ہاتھوں پر — مشغول ہے وضو میں وہ مغرور خیرہ سر ٦
بولے رضاؑ کہ اس میں رضائے خدا نہیں
ہو دوسرا شریکِ عبادت روا نہیں

شرما کے اُس نے لے لیا خادم سے ظرفِ آب — دل آتشِ غضب سے مگر ہوگیا کباب
جب وعظ و پند کرتے تھے شاہِ فلک جناب — رہ جاتا تھا عدوئے خدا کھا کے پیچ و تاب ۷

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

اس طرح رفتہ رفتہ وہ بیزار ہو گیا
مہماں کو زہر دینے پہ تیّار ہو گیا

۸
تھا وہ شقی سفر میں مع لشکر و سپاہ — ہمراہ تھے امام اُمم حجتِ اِلٰہ
لی سنگدل نے جان مسافر کی بیگناہ — انگور یار طب میں دیا زہر آہ آہ
رستے میں درمند مسیح زماں ہوئے
آثارِ زہر گل سے بدن پر عیاں ہوئے

۹
اک قریہ طوس کا تھا کیا آکے واں مقام — لکھا ہے راویوں نے سنا باد اُس کا نام
اب مشہدِ رضاؑ جسے کہتے ہیں خاص و عام — غربت زدہ کو موت نے آکر کیا سلام
بے حال بے دیار ہوا اُس دیار میں
آئے مدد کو عقدہ کشا احتضار میں

۱۰
خیر الانام آئے عیادت کے واسطے — چھوڑا مدینہ اُن کی رفاقت کے واسطے
بنتِ رسولؐ پوتے کی راحت کے واسطے — دیتی تھیں حق کو قدرت و رحمت کے واسطے
لختِ جگر کے غم میں حسنؑ کو نہ ہوش تھا
آگاہ رنجِ زہر سے وہ سبز پوش تھا

۱۱
بیکس حسینؑ روتے ہوئے کربلا سے آئے — سجادؑ ناتواں نے بھی صدمے بہت اٹھائے
کہتا ہے چاؤ پیار کہ تشریف یہ سب لائے — بیتابیاں وہ باقرؑ و جعفرؑ کی ہائے ہائے
گریاں جفائے بانیٔ بیداد سے چلے
کاظمؑ پسر سے ملنے کو بغداد سے چلے

۱۲
شیعوں کا پیشوائے مہم دلبرِ رضاؑ — نامِ خدا مسمّٰی محمدؐ قمر لقا
جس کا لقب جوادؑ ہے ۔ روحی لہ الفدا — برحق اِمامِ خلق ۔ تقیؑ شاہِ اتقیا
در پردہ وہ آیا نزدِ پدر رونے کیلئے
حضرت کا جانشیں و وصی ہونے کیلئے

١٣
تعلیم کرکے بیٹے کو اسرارِ کردگار — عازم ہوئے بہشت کے آقائے نامدار
دردِ جگر سے روح تھی قالب میں بیقرار — پہلو میں دل تھا زہر کی تاثیر سے فگار
سوجھا ہوا تھا سب تنِ اقدس حضور کا
گھٹنا اجل کے صدمے سے آنکھوں کے نور کا

١٤
تھوڑی سی رات گزری تھی ڈوبا جو وہ قمر — شیعوں کے رہنما نے جہاں سے کیا سفر
آثارِ حشر آنے لگے ہر طرف نظر — غربت پہ بے وطن کی ملائک تھے نوحہ گر
جن رو رہے تھے غم تھا مصیبت نصیب کا
اوجِ ہوا پہ شور تھا مات الغریب کا

١٥
وہ وقت آگیا کہ ہوئے قلب آب آب — میّت کا غسل ہونے لگا روئے شیخ و شاب
پنہاں ہوا کفن میں دل و جانِ بوتراب — برجِ شرف کا چاند ہوا داخلِ سحاب
رستے بھرے تھے ماتمیوں کے ہجوم سے
تابوت اُٹھا غریبِ خراساں کا دھوم سے

١٦
جن عورتوں کے عقد کو گزری تھی ایک شب — لیکے شوہروں سے اجازت شب چلیں وہ سب
روتی تھیں ساتھ ساتھ جنازے کے باادب — مہماں تھا اُن کا محسنِ امّت شہِ عرب
ایسا کبھی کسی کا جنازہ اُٹھا نہ تھا
ملکِ عجم تھا وادیِ کرب و بلا نہ تھا

١٧
کرتا ہوں یاد آپ کو اس وقت یا حسینؑ — بے غسل و بے کفن شہِ گلگوں قبا حسینؑ
مقتولِ ظلم بیکس و بے آشنا حسینؑ — پروردۂ کنارِ رسولِ خدا حسینؑ
کس کا سہارا تھا بدنِ پاش پاش کو
ہے ہے ملا تھا تیروں کا تابوت لاش کو

Presented by: Rana Jabir Abbas
Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجلسِ شہادتِ امام محمد تقی علیہ السّلام

۱
کیا حال ہو رضاؑ کے جگر بند کا بیاں — پیارا تھا مرتضیٰؑ کا وہ سلطان انس و جاں
معجز نما۔ امام زماں۔ ہادیِ جہاں — ایسے ولی کے درپئے ایذا تھے بدگماں
سوزِ الم سے دل میں تھے چھالے پڑے ہوئے
تھے رشکِ گل کو جان کے لالے پڑے ہوئے

۲
لعنت خدا کی معتصم نابکار پر — بھیجا پیام چھوڑیئے گھر آیئے ادھر
در پیش آہ پھر ہوا بغداد کا سفر — پر اس سفر نے منزلِ آخر کی دی خبر
مظلوم کا یہ کوچ وطن سے اخیر تھا
مشتاق کنج قبر کا وہ گوشہ گیر تھا

۳
ہمراہ امّ فضل بھی تھی موردِ عذاب — یثرب سے جانے کی تھی خوشی اس کو بے حساب
اُس کا چچا تھا معتصم خانماں خراب — بغداد میں پہنچ گئے شاہِ فلک جناب
توقیر ظاہری تو بہت بے وفا نے کی
پر فکر قتلِ شاہ اُس اہلِ جفا نے کی

۴
بغداد میں مقیم رہے سال بھر حضور — ناری یہ چاہتا تھا کہ گل ہو چراغِ نور
واقف تھا امّ فضل کی حالت سے پر فتور — رکھتی تھی بغض رہبرِ عالم سے بے شعور
ظالم کے مشورے سے وہ خرسند ہو گئی
کہنے پہ معتصم کے رضامند ہو گئی

۵
بے مروتی۔ یہ ستم۔ یہ غضب، یہ قہر — وہ بیکسی امامؑ کی وہ دور اپنا شہر
دیکھیں تو اہلِ دل خلشِ خارِ باغِ دہر — انگورِ رازقی میں دیا فاقہ کش کو زہر
لیں کروٹیں علیؑ دلی کو پکار کے
اعضائے پاک سوج گئے دل فگار کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۶
رونے لگی وہ دیکھ کے حضرت کا حالِ زار — فرمایا آپ نے کہ عبث ہے تو اشکبار
اُس عارضے سے دیگا سزا تجھ کو کردگار — جس کا کوئی علاج نہیں اے جفا شعار
دیتی جواب کیا سرِ ملعونہ جھک گیا
دم شاہِ دیں کا زہر کے صدموں سے رُک گیا

۷
تکلیف پائی چند شب و روز جاں گسل — تاثیرِ سم سے آگ تھی سینہ میں مشتعل
وہ کرب وہ جگر کی حرارت وہ دردِ دل — ہوتا گیا رسولؐ کا دلدار مضمحل
حاکم نے کی مدد نہ توجّہ طبیب نے
آخر سفر کیا سوئے جنت غریب نے

۸
کمھلا کے رہ گیا گلِ تر بوترابؑ کا — مرجھایا نونہال رسالت مآبؐ کا
دیکھا جوانا مرگ نے رنگ انقلاب کا — وہ موت بیکسی کی وہ موسم شباب کا
کیوں پیرِ چرخ جائے تأسف ہے یا نہیں
کمسن اماموں میں کوئی ایسا ہوا نہیں

۹
جب داخلِ بہشت ہوا باغِ دیں کا پھول — آئے شریر تازہ بلا کا ہوا نزول
کیونکر اٹھائی لاشِ جگر گوشۂ رسولؐ — داد اس کی لیں گی حشر میں اللہ سے بتولؑ
کس طرح میّتِ شہِ دیں گھر سے لے گئے
دیوار کوئی توڑ دی یا در سے لے گئے

۱۰
جس وقت زندگی نے دیا آپ کو جواب — بالائے بام تھا وہ امامت کا آفتاب
رستے میں آئے زیرِ مکاں خانماں خراب — کوٹھے پہ بعض چڑھ گئے اعدائے بوترابؑ
کن لفظوں میں وہ حادثۂ جانگزا کہوں
دنیا کا یہ نشیب و فراز اور کیا کہوں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۱۱ خالی مقامِ گل کا ہوا خار لے چلے ۔ تابوت میں نہ لاش کو غدّار لے چلے
ہاتھوں پہ میّتِ شہِ ابرار لے چلے ۔ ٹھکرائے سقف جانبِ دیوار لے چلے
خود گر پڑے نہ وہ ستم آرا زمین پر
پہنچا فلک سے ٹوٹ کے تارا زمین پر

۱۲ ایسا بھی واقعہ نہ ہوا ہوگا دلخراش ۔ البتہ قلب تھے غمِ مسلمؑ سے پاش پاش
زندہ گرایا بام سے یا پھینکی ان کی لاش ۔ لیکن یہ پردہ ظلم کا ہے راس سے بڑھ کے فاش
اہلِ عزا خیال کریں کتنا فرق ہے
مسلمؑ کوئی امام نہ تھے اتنا فرق ہے

۱۳ پہنچے مزار تک نہ کئی روز جسمِ پاک ۔ وہ رہنمائے دیں تھا سرِ راہ زیبِ خاک
دیکھے جو معجزات ڈرے ہم نہ ہوں ہلاک ۔ پہچان کر حق اس کا نہ مردم ہوں خشمناک
بے شرم لاش لے گئے دفنانے کے لئے
آئے ملک بہشت سے کفنانے کے لئے

۱۴ انجام اس طرح بھی کتابوں میں ہے رقم ۔ شیعوں نے آپ کے جو سنا یہ نیا ستم
روتے ہوئے گئے سرِ تسلیم کر کے خم ۔ میّت کو بہرِ غسل اٹھایا بچشمِ نم
سینوں کو اپنے خستہ جگر پیٹنے لگے
عمامے پھینک پھینک کے سر پیٹنے لگے

۱۵ نہلایا اس مسافرِ دار السلام کو ۔ بھر آئے دل کفن جو پنہایا امام کو
تابوت میں لٹا کے شبیہِ خاص و عام کو ۔ پرسا دیا علیؑ کو رسولِ انام کو
نالے طواف کرتے تھے عرشِ مجید کا
ماتم کیا اٹھا کے جنازہ شہید کا

۱۶ تھیں تربتیں قریش کی بغداد میں جہاں ۔ مشہور کاظمینؑ ہے اب غیرتِ جناں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دیندار ننگے سر اسی جانب ہوئے رواں ۔ پہنچا وہاں جنازہ سلطان انس و جاں
اِک طفلِ مہ لقا کا گذر ناگہاں ہوا
وہ مقتدا نماز پڑھا کر نہاں ہوا

جس جا تھی قبر موسیٰ کاظمؑ فلک وقار ۔ پہلو میں اُس لحد کے کھُدا دوسرا مزار
پوشیدہ زیرِ خاک ہوا نورِ کردگار ۔ ۱۸ ۔ حسرت پکارتی تھی کہ اس شان کے نثار
تاخیر دفن سے بھی شرف آشکار ہے
یہ وارثِ حسینؑ غریب الدیار ہے

سرگرم واں تھے اہل قریٰ بادل حزیں ۔ یاں ان کے شیعہ آئے پے دفنِ شاہِ دین
شبیرؑ جاں بلب ہوئے تھے زینتِ زمیں ۔ ۱۹ ۔ بیجاں تھا اس بلا میں حضرت کا نازنین
یہ دُکھ سوائے سبطِ رسولؑ انام ہے
گھوڑے سے وہ زمیں پہ گرے تھے بہ بام سے

مجلسِ در شہادت امام علی نقی علیہ السلام

کس عمر میں علی نقیؑ بے پدر ہوئے ۔ بچپن میں دل پہ چوٹ لگی نوحہ گر ہوئے
یثرب میں جانشینِ شہ بحر و بر ہوئے ۔ ۱ ۔ یہ وارثِ بضاعتِ خیر البشرؑ ہوئے
علم و عمل کو مان لیا شیخ و شاب نے
کیا کمسنی میں پائی بزرگی جناب نے

یہ چرخِ نہم امامِ دہم کا مقام ہے ۔ پشت و پناہِ عرش بریں اُن کا نام ہے
ہر چار سمت مدح و ثنائے امام ہے ۔ ۲ ۔ تسبیحِ شش جہت کی درود و سلام ہے
ناری ہے جو کہے کہ یہ نورِ خدا نہیں
انوارِ خمسہ نجبا سے جُدا نہیں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

۳
اے دورِ چرخ واہ یہ کیسا ہے انتظام
خاموش کیوں ہوں کہ شکایت کا ہے مقام
رہنے نہ پائے چین سے اس طرح کا امام
وہ زورِ ظالموں کا وہ ایذائیں صبح و شام
فرزند پر رسولؐ کے امت جفا کرے
پرساں جب کوئی ہو تو مظلوم کیا کرے

۴
تیارِ قتل پر متوکل رہا مدام
مجبور رہ گیا وہ عدوے شہ انام
پہنچا سقر میں چھوڑ کے یہ کار نا تمام
قائم مقام اُس کے ہوئے دشمنِ امام
فرصت ملی نہ دلبرِ شبیرِ الٰہ کو
تدبیر معتمد سے ملا زہر شاہ کو

۵
وہ خلق کا مسیح ہوا صاحبِ فراش
بے حس تھا جسم فرش پہ گویا پڑی تھی لاش
کنجِ لحد کی گوشہ نشیں کو ہوئی تلاش
سوراخ دل میں تھے تو کلیجہ تھا پاش پاش
آتے تھے حال دیکھنے باشندے شہر کے
پو بارضا کا مرتا تھا صدمے سے زہر کے

۶
راوی بہت سے ہاشمی اس کے ہیں لاکلام
جن میں ہے ایک کا حسن ابنِ حسین نام
آیا جو روزِ رحلت شاہِ فلک مقام
صحن مکاں میں فرش پہ تھے جلوہ گر امام
مجمع بہت تھا سیدِ ذیجاہ کے قریب
مردم تھے جمع یک صد و پنجاہ کے قریب

۷
ناگاہ عسکریؑ نظر آئے ہمیں اُداس
داخل ہوئے مکاں میں عیاں چہرے سے تھی یاس
پابندِ حزن چاک گریباں و بے حواس
دہنی طرف کھڑے ہوئے آکر پدر کے پاس
کس حال میں ہیں کون یہ ہیں جانتے نہ تھے
حضارِ انجمن انہیں پہچانتے نہ تھے

۸
نورِ نظر کو دیکھ کے حضرت نے یہ کہا
کر شکرِ کردگار کا اے میرے مہ لقا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حاجت اک امر تیرے لئے حق نے ہے کہا — رونے لگا یہ سنتے ہی وہ راضیٔ رضا
بولا کہ شکر رحمت ذوالجلال ہے
دے اپنی نعمتیں یہ خدا سے سوال ہے

پوچھا کسی نے تب ہوا معلوم سب کو حال — یہ ہیں حسنؑ جناب علی نقیؑ کے لال
ظاہر ہوا جو عمر کی جانب کیا خیال ۹ ہوگا قریب بیس برس کے یہ خوش جمال
سمجھے اشارہ ہم یہ کلامِ امام کا
ہے جانشین یہی شہ عالی مقام کا

روتا رہا وصیٔ شہنشاہِ بحر و بر — ساعت وہ آئی سر سے اُٹھا سایۂ پدر
سامرے سے جناں کی طرف ہو گیا سفر ۱۰ ہے ہے چھٹا مسافرِ یثرب سے یہ بھی گھر
غل پڑ گیا وفاتِ غریب الوطن ہوئی
سامان غسل کا ہوا فکرِ کفن ہوئی

دولتسرا میں جمع ہوئے ساکنانِ شہر — کوئی تو کہتا آہ کہ سیّد نے پایا زہر
کیسا خدا کو بھول گئے بندگانِ دہر ۱۱ ہو ظلم پھر چھپائیں اُسے دیکھیے یہ قہر
ظاہر نشان زہر تھا بیکس کی فوت سے
اُس پر یہ قول تھے کہ مرے اپنی موت سے

خلقِ خدا سے بھر گیا باہر کا سب مکاں — بوطالبِ جلیل کے تھے اہلِ خاندان
عباسیوں کے غول بھی تھے اُنکے درمیاں ۱۲ سردارِ فوج تابعِ فرمانِ حکمراں
جتنے تھے رکنِ سلطنتِ نابکار کے
موجود سب تھے گھر میں غریب الدیار کے

صحنِ مکاں میں آئی کنیز اک بشور و شین — گریاں غمِ امامؑ میں تھی کر رہی تھی بین
یہ دیکھکر نہ آیا دلِ عسکریؑ کو چین ۱۳ بولے صدائے نرم سے مولائے مشرقین

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہے کوئی منتظم جو اس فغاں کو روک دے
کیا کرتی ہے کنیز کہ ناداں کو روک دے

شاید یہ ہو امام دوعالم کا مدعا — کیوں کر رہی ہے بین زمانہ یہ ہے بُرا
کلمہ کوئی زبان سے نکل جاوے پُر بلا — برہم عدو ہوں اس سے زیادہ کریں جفا ۱۴
یا یہ مراد ہو کہ نہ اہلِ جفا سنیں
اغیار کیوں کنیزِ حرم کی صدا سنیں۔

اے محرمانِ شرعِ نبیؐ دو تم اسکی داد — یہ انتظام بہرِ کنیز اور یہ مراد
کچھ حال کربلا بھی ہے تم منصفوں کو یاد — کیا اہلِ بیتؑ سے تھا جفا کار کو عناد ۱۵
کس کی صدا نہ فوجِ ستمگار نے سنی
لیکن کسی کی بات نہ کفّار نے سنی

مجلس در شہادت حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام

چھٹکے پڑے سے بیکس و تنہا تھے عسکریؑ — پابندِ حکمِ خالقِ یکتا تھے عسکریؑ ۱
حق کے ولی تھے خلق کے مولا تھے عسکریؑ — احسان تھا جس کا جوشش و دریا تھے عسکریؑ
ابرِ کرم تھے بحرِ سخا تھے زمانے میں
ویسے ہی جیسے ہوتے رہے اس گھرانے میں

یمثل تھا جو عالمِ دیں حجتِ اللہ — کیا قدر جاہلوں میں ہوئی اسکی آہ آہ
دم بھر نہ دستِ ظلمِ عدو سے ملی پناہ — پردیس میں غریبِ مدینہ ہوا تباہ ۲
صدمے طرح طرح کے رہے ایک جان پر
آیا کسی طرح کا نہ شکوہ زبان پر

صدہا مصیبتیں تھیں ہزاروں ملال تھے — ضعطے میں جان قلب و جگر پائمال تھے ۳

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

پابندِ صبر و شکر تھے خوشحال تھے — کیونکہ نہ ہو حسینؑ سے صابر کے لال تھے
اُس کے عزیز تھے جو عزیزوں سے چھٹ گیا
وارث تھے ایسے گھر کے جو صحرا میں لٹ گیا

۴
عالم میں عسکریؑ تھے انہیں کے مہ منیر — سجادؑ کی طرح ہوئے زنداں میں بھی اسیر
ہاں اتنا فرق ہے کہ یہ تنہا تھے گوشہ گیر — عابدؑ کے ساتھ تھے حرمِ حضرتِ امیرؑ
زنداں میں دخترانِ علیؑ بین کرتی تھیں
اُن کی صدائیں قلب کو بے چین کرتی تھیں

۵
زندانِ شام سا تو نہیں ہے کوئی مکاں — مخصوص ہے مصیبتِ سجادؑ ناتواں
اس طرح کی زمیں ہے کہاں زیرِ آسماں — مسکن بلا کا گھر تھا وہ آفت کا الاماں
پیدا ہوئے تھے عقرب و مار اُسکی خاک سے
پوچھے کوئی یہ رنج و محن آلِ پاک سے

۶
تھا کون اس خرابے میں غمخوارِ اہلِ بیتؑ — کس گھر میں تھی لٹی ہوئی سرکارِ اہلِ بیتؑ
دم توڑتا تھا فاقہ سے سالارِ اہلِ بیتؑ — مجبور تھا پڑا ہوا مختارِ اہلِ بیتؑ
بستر زمینِ سخت کا تکیہ تھا خشت کا
ویرانہ میں اسیر تھا مالک بہشت کا

۷
سامرے میں جو قید ہوا گیارہواں امام — حضرت کو بھی رُلاتا رہا ماجرائے شام
گویا نظر کے سامنے تھا واقعہ تمام — قیدی نہ تھے بہ صورتِ سجادؑ نیک نام
ملتے تھے دوستوں سے جدائی بھی ہوتی تھی
ہو جاتے تھے اسیر رہائی بھی ہوتی تھی

۸
ظاہر میں کر رہے تھے ستمگر بہت وقار — باتیں تھیں مکر کی دلِ حاکم میں تھا غبار
محکوم اُس کے اس سے زیادہ تھے نابکار — ظالم کے بعد جاہ و حشم کے اُمیدوار

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

کوشش تھی فرق آنہ سکے اپنی شان میں۔
ہو دھوم سلطنت کی اسی خاندان میں

ایماں میں رخنے ڈالتی ہے عادتِ حسد　　دنیا میں یہ بشر کے لئے ہے بلائے بد
9
کچھ سوجھتا نہیں کہ یہ کیسی ہے جد و کد　　شیطان بھی ایسے وقت میں کر دیتا ہے مدد
تھا پیچ و تاب آپ کے علم و کمال سے
جلتے تھے روسیاہ پیمبرؐ کے لال سے

موقع ملا تو زہر دیا شہ کو بے گناہ　　لختِ دلِ رسولؐ کی حالت ہوئی تباہ
10
بیمار ہو کے اُٹھ نہ سکا حجتِ الٰہ　　مکار معتمد سا نہ ہوگا خدا گواہ
بھیجے طبیب اُس نے دوا کرنے کیلئے
پوشیدہ اپنا حالِ جفا کرنے کے لئے

خدمت کو آئے چند نفر خادمِ امیر　　فرمانروا کی سمت سے حاضر ہوا وزیر
11
کہنے لگا یہ قاضی قضات سے شریر　　جا تو بھی انتظام کر خدمت یہ ہے اخیر
سامان تھا یہاں شہ عالم کی فوت کا
وہ کروٹیں وہ کرب جوانی کی موت کا

دو کم تھے تیس[٣٠] سال میں اتنا ابھی تھا سن　　تھا زندگی کا لطف نہ تھے مرنے کے یہ دن
12
پُر لطف کیا اُسے جو نہ دم بھر ہو مطمئن　　بیزار تھے حیات سے خود شاہِ انس و جن
دل پائمال رنجِ اسیری سے ہوگیا
بدتر شباب ٹپکا پیری سے ہوگیا

شدت وہ تپ کی زہر کا وہ صدمۂ گراں　　13　　ایسا تھا ضعف کانپتا تھا جسمِ ناتواں
بچے ابھی تھے حجتِ حق صاحب لساں　　تھا دوسرا برس کوئی کہتا ہے پانچواں
جانِ نبیؐ نے بارِ امامت اٹھا لیا
اس کمسنی میں کوہِ مصیبت اٹھا لیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com　　http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مسموم ہو گیا تپ مہلک سے جاں بلب ــــ آئی شبِ وفات تو حالت ہوئی عجب
۱۴
اس رات کو صحیح تھے ایسے شہ عرب ــــ خط لکھے اپنے ہاتھ سے بہر رضائے رب

آگے جو کام آئیں وہ مضموں بہم کئے
اہلِ مدینہ کو کئی نامے رقم کئے

ہوتی تھی شمع عمرِ امامِ ہدیٰ خموش ــــ وقت نمازِ صبح جو آیا بجا تھے ہوش
۱۵
فرمایا شہ نے پانی میں دو مصطفیٰ کو جوش ــــ بھر کر کسی پیالہ میں لاؤ کروں گا نوش

اس دم نہ کوئی اور معین و کفیل تھا
صیقل کنیز ایک تھی خادم عقیل تھا

تعمیل حکم جب ہوئی بولے شہِ ہدیٰ ــــ پڑھ لوں نماز صبح توقف کرو ذرا
۱۶
پانی منگا کے شاہِ امم نے وضو کیا ــــ اُٹھ کر فریضہ سحری کر لیا ادا

ساغر دیا کنیز نے پینے کے واسطے
دم رُک کے تیر بن گیا سینے کے واسطے

پینے کا قصد کرتے تھے سلطان خاص و عام ــــ یہ ضعف تھا کہ دانتوں سے ٹکرا رہا تھا جام
۱۷
صیقل نے روکا جام رہے آپ تشنہ کام ــــ دیکھا کہ ہو گئے شہ دنیا و دیں تمام

وارث جو تھے حسین علیہ السلام کے
پیاسے ہی پہنچے پاس رسولِ انام کے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com ــ http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

مجلس شہادت امام جعفر صادق علیہ السلام

بے چین دل تھے حضرت باقرؑ کی یاد میں — سامان غم تھا فرقۂ پاک اعتقاد میں
۱
تھا جشنِ عید خانۂ اہلِ عناد میں — گویا بہار آئی تھی باغِ مراد میں
خوش تھے کہ بارور شجرِ مدعا ہوا
اک تازہ گل علی کے چمن سے جدا ہوا

دن رات اہلِ شر اسی تدبیر میں تھے آہ — خیر البشر کا نام مٹا دیں وہ روسیاہ
۲
پر خلق رہ نہ سکتی تھی بے حجتِ الله — بخشا خدا نے جعفرِ صادقؑ کو عزّ و جاہ
جوہر کشائے تیغِ کرامت ہوئے حضور
رونق فزائے تختِ امامت ہوئے حضور

قربان ملک تھے جعفر صادقؑ کی شان پر — حافظ فدا تھے مصحفِ ناطق کی شان پر
۳
مولا تو جان دیتے تھے خالق کی شان پر — معشوق کو بھی ناز تھا عاشق کی شان پر
قائل زباں ہر ایک منافق کی ہو گئی
عالم میں دھوم الفتِ صادق کی ہو گئی

راضی قضا پہ تھا وہ جگر بندِ مرتضیٰؑ — کرتا ہے ایک شخص یہ صنفِ نسب بپا
۴
بیمار کوئی آپ کا تھا طفل مہ لقا — دو لتسرا پہ اُس کی عیادت کو ہیں گیا
حضرت کھڑے ہوئے تھے جھکائیں سلام کو
پایا مگر اداس امام انام کو

اندر گئے حضور میں ٹھہرا رہا وہیں — دیکھا یہ واپسی میں کہ غم کا اثر نہیں
۵
میں نے کہا کہ شاد رکھے رب العالمین — شہزادہ خیریت سے ہے اے بادشاہ دیں
فرمایا وہ مریض جہاں سے گذر گیا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

لڑکے کا حال دیکھ کے آیا ہوں مر گیا

6 پوچھا کہ پہلے رنج تھا اب کیوں نہیں ملال ۔ بولے ہم اہلِ بیتِ نبیؐ کا یہی ہے حال
غم کا دمِ نزولِ بلا کرتے ہیں خیال ۔ نازل وہ ہو گئی تو کیا شکرِ ذوالجلال
تسلیم کس طرح نہ رضا کبریا کی ہو
بندے کا دخل کیا جو مشیت خدا کی ہو

7 معصوم کی قضائے الٰہی پہ تھی نظر ۔ کیونکر نہ ہو حسینؑ سے صابر کے تھے جگر
ہے آشکار ہمتِ شبیرؑ نامور ۔ پردیس میں لٹا دیا آباد اپنا گھر
فرعونِ عصر پھر گیا فخرِ کلیم سے
کینہ تھا سنگِ سخت کو دُرِّ یتیم سے

8 رہتی تھی اُس کو شام و سحر فکرِ قتلِ شاہ ۔ جلتا تھا آفتابِ امامت سے رُو سیاہ
تھی آرزو کہ خانۂ حیدر ہو پھر تباہ ۔ ہوں بے امام خادمِ سلطانِ دیں پناہ
سادات مبتلائے بلائے عظیم ہوں
جعفرؑ ہوں قتل موسیٰ کاظم یتیم ہوں

9 ظالم کو بے گناہ سے منظور تھی دغا ۔ مکار نے عراق میں آخر طلب کیا
کرتا رہا ارادۂ قتلِ شہِ ہدیٰ ۔ اعجاز تازہ دیکھ کے کر دیتا تھا رہا
تیغِ ستم نکالتا تھا جب نیام سے
چل سکتا تھا نہ زور دعائے امام سے

10 صد حیف سنگدل کو کچھ اس کا تھا خیال ۔ مہماں مرا ہے گلشنِ باقرؑ کا نونہال
منصور کا بھی ترکِ دغا میں وہی تھا حال ۔ جیسے یزید و ابنِ زیاد و ذلیل خصال
کس طرح ظالموں نے ستایا حسینؑ کو
لوٹا بلا کے گھر سے شہِ مشرقین کو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

حق کے دل کا دشمن جانی تھا روسیاہ | سب آفتوں سے بچکے وطن میں جب آئے شاہ
١١ وہ ظلم ہو گیا کہ مدینہ ہوا تباہ | انگور میں امام کو دلوایا زہر آہ
سروِ ریاضِ دیں کا عجب حال ہو گیا
سرسبز باغِ دین کا پامال ہو گیا

پھر نماز آپ نے تاکید سخت کی | فرمایا گر خفیف کرے گا اسے کوئی
١٢ اس کو کبھی ہماری شفاعت نہ پہنچیگی | سب گوشِ دل سے سُن رہے تھے وعظ آخری
دل رو رہے تھے آنکھوں سے آنسو ٹپکتے تھے
حسرت سے منہ مسافرِ جنت کا تکتے تھے

ناگاہ بند ہو گئی آوازِ دردناک | پہنچی جوارِ رحمتِ خالق میں روحِ پاک
١٣ تیغِ الم سے دل ہوئے بیٹوں کے چاک چاک | تر ہو گیا یتیموں کے اشکوں سے فرشِ خاک
فکرِ کفن وصیِ شہِ انس و جاں نے کی
تدبیرِ غسلِ شاہِ امامِ زماں نے کی

نہلا چکے پدر کو تو حاضر کیا کفن | کھولا پسر نے یوسفِ باقر کا پیرہن
١٤ پہنایا شہ کو خلعتِ دربارِ ذوالمنن | مظلوم کا جنازہ اٹھا روئے مرد و زن
حجرے سے اپنے قبلۂ دنیا و دیں چلے
سُونے مکاں میں سونے کو زیرِ زمیں چلے

تابوت کو تھے گھیرے ہوئے صاحبِ عزا | دیوار و در سے آتی تھی فریاد کی صدا
١٥ روتے تھے حق شناسِ جگر بندِ مصطفیٰ | عمامہ سر سے موسیٰ کاظم کے تھا جُدا
پڑھکر نمازِ میتِ شاہِ امام کی
باقر کے پاس بنائی امام کی

تقدیر نے کہا کہ تاسف کا ہے مقام | اب اس جگہ یہ دفن نہ ہو گا کوئی امام ١٦

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

شبؔر سے ابتدا ہو گی جعفریہ اختتام ۔ یکجا ہیں چار نائب پیغمبرؐ دنام

پہلو پدر کا موسٰی کاظم نہ پائیں گے
مثلِ حسینؑ اک نئی بستی بسائیں گے

ہاں جانشینِ جعفر صادق جگر فگار ۔ کچھ دور کربلا سے بنے گا ترا مزار
دن امتحاں کے آئے خبردار ہوشیار ۔ ۱۷ اے صابروں کے لال غریبوں کے یادگار

درپیش قیدِ بد و پدر سے فراق ہے
بغداد کی زمیں کو ترا اشتیاق ہے

اِمامِ کائناتؑ

شاعرِ حیات جناب تاثیر نقوی مدیرِ عظیم

جو روشنیٔ مطلعِ وحدت ہے وہ حسینؑ
جو نجمِ آسمانِ رسالت ہے وہ حسینؑ
جو آفتابِ بُرجِ امامت ہے وہ حسینؑ
جو ماہتابِ چرخِ ولایت ہے وہ حسینؑ
روشن جبیں سے جس کی فضائے حیات ہے
جو جزوِ نورِ کُل ہے، بنائے حیات ہے

کردار و عزم میں جو پیمبرؐ ہے وہ حسینؑ
مَیدان میں جو ثانیٔ حیدرؑ ہے وہ حسینؑ
تنہا جو ایک لاکھ میں لشکر ہے وہ حسینؑ
جو صابروں میں صبر کا پیکر ہے وہ حسینؑ
رنگیں لہو سے جس کے قبائے حیات ہے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو تاجدارِ کرب و بلائے حیات ہے

واللہ! جس کا ذکر عبادت ہے وہ حسینؑ
قرآں کی دائمی جو صداقت ہے وہ حسینؑ
جو ہُو بہُو رسولؐ کی صورت ہے وہ حسینؑ
سب سے بڑی جو حق کی صداقت ہے، وہ حسینؑ

طوفاں کو اپنے واسطے ساحل بنالیا
خود ڈوب کر لہو میں سفینہ بچالیا

دل کا سکون، گلشنِ امید کی بہار
ذہنوں کا بادشاہ، خیالوں کا تاجدار
آفاق پر محیط، زمانے پہ اقتدار
اِنسانیت کی روح، تمنّائے کردگار

جس کا مقام دوشِ رسولِؐ انام ہے
جو حق سے زیرِ تیغ و سِناں ہم کلام ہے

وہ ذاتِ پاک مقصدِ یزداں کہیں جسے
وہ خالِ رُخ کہ نقطۂ قرآں کہیں جسے
عارض پہ حُسن وہ، مہِ تاباں کہیں جسے
وسعت وہ قلب کی حدِ امکاں کہیں جسے

جس کی نظر نے گردشِ ایّام موڑ دی
ہاتھوں نے جس کے وقت کی زنجیر توڑ دی

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

خود اپنی ذات سے رہی جس کی بلند ذات

جس کے گلے پہ ظلم کے خنجر چلا کیے
تیروں نے جس کے جسم پہ سجدے ادا کیے

روشن ہوا ہے کعبۂ دل جس کے نام سے
یہ آبروئے نطق ہے جس کے کلام سے
پوچھو جہاں کے رازِ نہاں اُس امام سے
کرتا ہے گفتگو جو نبیؐ کے مقام سے

گم دو جہاں ہیں جس کے جہانِ خیال میں
ہے کائنات بند لبِ بے سوال میں

مقتل کی خاک پر حق و باطل کے درمیاں
اپنے لہو سے کھینچ دیا جس نے اک نشاں
وہ ساحلِ سکونِ غمِ بحرِ بے کراں
دامن میں جس کے موت کو حاصل ہوئی اماں

حلقوم جس کا وقت کی تلوار پر رہا
وہ، جس کا ہاتھ نبض کی رفتار پر رہا

جس نے جلائے اپنے لہو سے نئے چراغ
جس نے اٹھائے ہنس کے بہتر کے دل پہ داغ
جس کے حضور سجدہ کناں ہیں دل و دماغ
جس نے نثار کر دیا صحرا میں اپنا باغ

ہاتھوں پہ جس کے آکے خزف گفتگو کریں
ٹپکے عرق جبیں سے تو غنچے وضو کریں

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

نوحہ

مرزا اسد اللہ خاں غالب مرحوم

سروِ چمنِ سروری افتاد ز پا، ہائے — شد غرقہ بہ خوں پیکرِ شاہِ شہدا، ہائے

بر خاک رہ افتادہ تنے ہست، سرش کو؟ — آں روئے فروزندہ و آں زلفِ دوتا، ہائے

عباسِؑ دلاور کہ دراں راہروی داشت — شمشیر بیک دست و بیک دست لوا، ہائے

آں قاسمِؑ گلگوں کفنِ عرصۂ محشر — واں اکبرِؑ خونیں تنِ میدانِ وغا، ہائے

آں اصغرِؑ دل خستۂ پیکانِ جگر دوز — واں عابدِؑ غم دیدۂ بے برگ و نوا، ہائے

اے قوتِ بازوئے جگر گوشۂ زہرا — دستِ تو بہ شمشیر شد از شانہ جدا، ہائے

اے شہرہ بہ دامادی و شادی کہ نہ داری — کافور و کفن، بگزرم از عطر و قبا، ہائے

اے مضطرِ انوار کہ بود اہل نظر را — دیدارِ تو دیدارِ شہِ ہر دو سرا، ہائے

اے گلبنِ نورستۂ گلزارِ سیادت — نا یافتہ در باغِ جہاں نشو و نما، ہائے

اے منبعِ آں ہست کہ آرائشِ خلد نہ — داغم کہ رسن شد بہ گلوئے تو روا، ہائے

بالغ نظرانِ روشِ دینِ نبیؐ، حیف — قدمی گہرانِ حرمِ شیرِ خدا، ہائے

ماتم کدہ آں خیمۂ غارت زدگاں حیف — غارت زدہ آں قافلۂ آلِ عبا، ہائے

آں تابشِ خورشید دراں گرم ردی حیف — واں طعنۂ کفار دراں شورِ عزا، ہائے

غالب بہ ملائک نتواں گشت ہم آواز
اندازۂ آں کو کہ شوم نوحہ سرا، ہائے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

امام حسینؑ علیہ السّلام کا کربلا میں ورود

میر مونس

جب شاہ کے سفر کا زمانہ گذر گیا
صحرائے کربلا میں علیؑ کا پسر گیا
جنگل تمام خلد کے پھولوں سے بھر گیا
ایسی ہوا کچھ آئی کہ گلگوں ٹھہر گیا
سرکا نہ اس زمیں سے قدم خوش خرام کا
گردن پھرا کے تکنے لگا منہ امامؑ کا

فرمایا شہ نے سچ ہے تری کچھ نہیں خطا
تو آہوئے ختن سے بھی چالاک ہے سوا
ردکا ہے ہم کو موت نے اے اسپ باوفا
یہ سرزمیں ہے مقتلِ فرزندِ مصطفٰؐ
یاں کلمہ گو لڑیں گے شہ مشرقین سے
یہ خاک سُرخ ہوئیگی خونِ حسینؑ سے

اترا فرس سے راکبِ دوشِ رسولؐ پاک
کانپی زمین اڑنے لگی ذرہ ذرہ خاک
زینبؑ نے دی صدا کہ میں ہوجاؤنگی ہلاک
یہ دشت کونسا ہے المناک و ہولناک
لوگو خدا کے واسطے کہدو امامؑ سے
دو چار کوس بڑھ کے رہیں اس مقام سے

ہر نخل اس زمیں کا مجھے تو ہے نخلِ غم
پتّے ہر اک درخت کے ہیں خنجرِ دو دم
خارِ ستم سے یاں کا ہر اک گل نہیں ہے کم
ہر سرو صورتِ الفِ آہ ہے غم
خوں ہے جگر، کھٹک ہے دلِ بیقرار میں
ہے ہے اثر ہے زہر کا اس سبزہ زار میں

جنگل ہے یہ کہ غم کی ہے چھائی ہوئی گھٹا
ہر دم ہوا سے آتی ہے فریاد کی صدا
دیوِ مہیب ہیں کہ بگولے ہیں جا بجا
روتے ہیں سہم سہم کے اطفالِ مہ لقا
اٹھتا ہے ہائے ہائے کا شور آبشار سے
شیروں کی آرہی ہیں صدائیں کچھار سے

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہائے کربلا والو!

اے خدا کے بندوں میں منتخب خدا والو
تخت انما والو، تاج ہل اتیٰ والو
شان مصطفیٰ والو، وضع مرتضیٰ والو
کیا وفا پہ جانیں دیں تم نے اے وفا والو

ہائے کربلا والو، ہائے کربلا والو

کارزارِ ہستی میں تم نے دین پناہی کی
لاج رہ گئی تم سے تیغ کی سپاہی کی
تم نے آبرو رکھ لی فطرت الٰہی کی
سر کٹا کے ملت کی سربراہی کی

ہائے کربلا والو، ہائے کربلا والو

حق کی راہ میں کھائے زخم دلنشیں تم نے
دل بنا دیئے کتنے درد آفریں تم نے
چوم کر سر میداں موت کی جبیں تم نے
خون گرم سے اپنے رنگدی زمیں تم نے

ہائے کربلا والو، ہائے کربلا والو

موت کی تمنا میں ہر طرف سے منہ موڑا
کربلا کے سینہ پر نقشِ زندگی چھوڑا
یہ ادا تھی مرنے کی پشت ظلم پر کوڑا
پیاس کی اذیت میں مسکرا کے دم توڑا

ہائے کربلا والو، ہائے کربلا والو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

دینِ حق کی بے تابی ہر طرف پکار آئی
ہاشمی شجاعت ہی پھر بروئے کار آئی
یہ تمہاری ہستی تھی جو چمن سنوار آئی
اپنے خون سے سینچا تب کہیں بہار آئی
ہائے کربلا والو، ہائے کربلا والو

کس بلا کے جنگل میں آلِ مصطفےٰ ٹھہری
بے دیار کا مدفن ارضِ کربلا ٹھہری
آئی شامِ عاشورا صبح کو وغا ٹھہری
کیا خبر مدینہ کو شامیوں سے کیا ٹھہری
ہائے کربلا والو، ہائے کربلا والو

اس طرح کے عالم میں پھر نہ دل جگر دیکھے
در پہ آکے ماؤں نے جنگ کے ہنر دیکھے
اپنے چاند کے ٹکڑے خوں میں تر بتر دیکھے
ریگِ گرم پر لاشے برچھیوں پہ سر دیکھے
ہائے کربلا والو، ہائے کربلا والو

سر کہیں تھے نیزوں پر خاک پر کہیں لاشیں
دم بخود ہوئی دنیا دیکھ کر حسین لاشیں
خامشی کے عالم میں کام کر گئیں لاشیں
بے گناہ مارا ہے منہ سے بول اٹھیں لاشیں
ہائے کربلا والو، ہائے کربلا والو

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جس کا وجود فخرِ مشیّت تھا وہ حسینؑ

حضرتِ جوشؔ ملیح آبادی

تاریخ دے رہی ہے یہ آواز دم بدم
دشتِ ثبات و عزم ہے، دشتِ بلا و غم
صبرِ مسیح و جرأتِ سقراط کی قسم
اِس راہ میں ہے صرف اک انسان کا قدم

جس کی رگوں میں آتشِ بدر و حنین ہے
جس سورما کا اسمِ گرامی حسینؑ ہے

جو صاحبِ مزاجِ نبوّت تھا وہ حسینؑ
جو وارثِ ضمیرِ رسالت تھا وہ حسینؑ
جو خلوتیِ شاہدِ قدرت تھا وہ حسینؑ
جس کا وجود فخرِ مشیّت تھا وہ حسینؑ

سانچے میں ڈھالنے کے لیے کائنات کو
جو تولتا تھا نوکِ مژہ پر حیات کو

جو اک نشانِ تشنہ دہانی تھا وہ حسینؑ
گیتی پہ عرش کی جو نشانی تھا وہ حسینؑ
جو خُلد کا امیرِ جوانی تھا وہ حسینؑ
جو اک سنِ جدید کا بانی تھا وہ حسینؑ

جس کا لہو تلاطمِ پنہاں لیے ہوئے
ہر بُوند میں تھا نوحؑ کا طوفاں لیے ہوئے

جو کاروانِ عزم کا رہبر تھا وہ حسینؑ
خود اپنے خون کا جو شناور تھا وہ حسینؑ
اک دینِ تازہ کا جو پیمبر تھا وہ حسینؑ
جو کربلا کا داورِ محشر تھا وہ حسینؑ

جس کی نظر پہ شیوۂ حق کا مدار تھا
جو روحِ انقلاب کا پروردگار تھا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

ہاں اب بھی جو منارۂ عظمت ہے، وہ حسینؑ — جس کی نگاہ مرگِ حکومت ہے، وہ حسینؑ
اب بھی جو مرگِ درسِ بغاوت ہے، وہ حسینؑ — آدم کی جو دلیلِ شرافت ہے وہ حسینؑ
واحد جو اک نمونہ ہے ذبحِ عظیم کا
شاہد ہے جو خدا کے مذاقِ سلیم کا

ہاں وہ حسینؑ جس کا ابد آشنا ثبات — کہتا ہے گاہ گاہ حکیموں سے بھی یہ بات
یعنی درونِ پردۂ صد رنگ کائنات — اک کارساز ذہن ہے اک ذی شعور ذات
سجدوں سے کھینچتا ہے جو مسجود کی طرف
تنہا جو اک اشارہ ہے معبود کی طرف

جس کا وجود عدل و مساوات کی مراد — جو کردگارِ امن تھا، پیغمبر جہاد
تحویلِ زندگی میں پئے رفعِ ہر فساد — قدرت کی اک امانتِ زرّیں ہے جس کی یاد
سوزاں ہے قلبِ خاک جو خونِ حسین سے
اک لَو نکل رہی ہے ابھی تک زمین سے

عالم میں ہو چکا ہے مسلسل یہ تجربا — قوّت ہی زندگی کی رہے گی گرہ کشا
سرِ ضعف کا ہمیشہ رہا ہے جھکا ہوا — نا طاقتی کی موت ہے طاقت کا سامنا
طاقت سی شئے مگر خجل و بد نصیب تھی
ناطاقتی حسینؑ کی کتنی عجیب تھی

طاقت سی شئے کو خاک میں جس نے ملا دیا — تختہ الٹ کے قصرِ حکومت کو ڈھا دیا
جس نے ہوا پہ رعبِ حکومت اڑا دیا — ٹھوکر سے جس نے افسرِ شاہی گرا دیا
اِس طرح جس سے ظلم سیہ فام ہو گیا
لفظِ یزید داخلِ دشنام ہو گیا

پانی سے تین روز ہوئے جس کے لب نہ تر — تیغ و تبر کو سونپ دیا جس نے گھر کا گھر

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

جو مر گیا ضمیر کی عزّت کے نام پر ذلت کے آستاں پہ جھکایا مگر نہ سر
لی جس نے سانس رشتۂ شاہی کو توڑ کر
جس نے کلائی موت کی رکھ دی مروڑ کر

جس کی جبیں پہ کج ہے خود اپنے لہو کا تاج جو مرگ و زندگی کا ہے اک طرفہ امتزاج
سر دیدیا مگر نہ دیا ظلم کو خراج جس کے لہو نے رکھ لی تمام انبیا کی لاج
سنتا نہ کوئی دہر میں صدق و صفا کی بات
جس مردِ سرفروش نے رکھ لی خدا کی بات

ہر چند ہر ایک جور نے چاہا یہ بار ہا ہو جائے محو یادِ شہیدانِ کربلا
باقی رہے نہ نام زمیں پر حسینؑ کا لیکن کسی کا زور عزیزو نہ چل سکا
عباسِ نامور کے لہو سے دُھلا ہوا
اب بھی حسینیت کا علم ہے کُھلا ہوا

زار و نزار و تشنہ و مجروح و ناتواں تنہا کھڑا ہوا تھا جو لاکھوں کے درمیاں
گھیرے تھے جس کو تیر و تبر ناوک و سناں اور سو رہا تھا موت کے بستر پہ کارواں
اتنا نہ تھا کہ حق رفاقت سے کام لے
گرنے لگیں اگر تو کوئی بڑھ کے تھام لے

ہاں وہ حسینؑ خستہ و مجروح و ناتواں ساکت کھڑا ہوا تھا جو لاشوں کے درمیاں
سنتا رہا سکون سے جو پیر نیم جاں اکبرؑ سے ماہ رو کی جوانی کی ہچکیاں
ہے ہے کی آرہی ہے صدا کائنات سے
پھر بھی قدم ہٹائے نہ راہِ ثبات سے

اے رہبرِ خجستہ و اے ہادیِ غیور تو حافظے کا ناز ہے، تاریخ کا غرور
اب بھی ترے نشانِ قدم سے ہے وہ سرور لوحِ جبینِ وقت پہ غلطاں ہے موجِ نور

Contact : jabir.abbas@yahoo.com http://fb.com/ranajabirabbas

Presented by: Rana Jabir Abbas

تُو ہے وہ مُہر دفترِ عزم و ثبات پر
اب تک دمک رہی ہے جو لوحِ حیات پر

ہاں اے حسینؑ ابنِ علیؑ رہبرِ انام — اے منبرِ خودی کے حیات آفریں پیام
اے نطقِ زندگی کے مقدس ترین نام — اے چرخِ انقلاب کے ابرِ جواں خرام

غازہ ہے تیرا خون رُخِ کائنات کا
ہر قطرہ کوہِ نور ہے تاجِ حیات کا

اے خنجرِ برہنہ و اے تیغِ بے نیام — اے حق نواز امیرِ نبوت بدوش امام
اے تیرگی کی بزم میں خورشید کے پیام — اے آسمانِ درسِ عمل کے مہِ تمام

رہتی ردائے شام کی ظلمت ہی دین پر
ہوتا نہ تُو تو صبح نہ ہوتی زمین پر

مجروح پھر ہے عدل و مساوات کا شعار — اس بیسویں صدی میں ہے پھر طرفہ انتشار
پھر نائب یزید ہیں دنیا کے شہر یار — پھر کربلائے نو سے ہے نوعِ بشر دوچار

اے زندگی جلالِ شہِ مشرقین دے
اِس تازہ کربلا کو بھی عزمِ حسینؑ دے

جس نے لباسِ خوئے جفا چاک کر دیا
جس نے شکستہ حالوں کو بیباک کر دیا
جس نے زمیں کو دے کے لہو پاک کر دیا
نوکِ سناں کو ہم سرِ افلاک کر دیا
قرآں کے جو لبوں سے ورق کھولتا رہا
لہجے میں جس کے نیزے پہ حق بولتا رہا

Contact : jabir.abbas@yahoo.com
http://fb.com/ranajabirabbas